عیدِ میلاد النبی ﷺ عیدِ کائنات ہے

ڈاکٹر محمد حسین مُشاہد رضوی

نبی کریم ﷺ کی پیدائش کا دن یقیناً خوشی و مسرت کا دن ہے۔ نبی کریم ﷺ کی وفات کا دن یقیناً رنج والم کا دن ہوتا اگر آپ ﷺ نے سوگ منانے کو حرام نہ قرار دیا ہوتا۔ اللہ عزوجل کے مقرب بندوں کی وفات کا دن تو اُن کے لیے باعثِ مسرت و اطمینان ہوتا ہے کہ عمر بھر جس رب کی عبادت و ریاضت اور فرماں برداری میں مصروف رہے آج اُس کی بارگاہ میں حاضری کا موقع مل رہا ہے۔

اللہ عزوجل نے قرآنِ حکیم میں فضل و اکرام اور رحمت و انعام کے حصول پر خوشی و مسرت کے اظہار کا صاف و صریح حکم فرمایا ہے۔ چناں چہ رب عزوجل کا ارشاد ہے کہ:

" قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۵۸﴾ " (سورۂ یونس 58)

تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہئے کہ خوشی کریں وہ ان کے سب دھن دولت سے بہتر ہے۔ (کنزالایمان)

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ دو چیزوں کے ملنے پر خوشی کرنے کا حکم فرما رہا ہے "اللہ کا فضل" اور "اس کی رحمت"۔ یعنی جب تم پر اللہ کا کوئی فضل و احسان ہو تو تم خوشیاں مناؤ اور جب کوئی رحمت نازل ہو تو مسرت کا اظہار کرو۔ لہٰذا اللہ کا فضل اور اس کی رحمت کے حصول پر اس قرآنی حکم کے مطابق خوشیاں منائی جاسکتی ہیں۔ جشن برپا کیا جاسکتا ہے کہ یہ سب مال و دولت اور روپیوں پیسوں سے بدرجہا بہتر ہے۔

اب یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت کیا ہے؟؟ تو اس کا جواب خود قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ جل شانہ ہمیں اس طرح عطا فرما رہا ہے، ملاحظہ کیجیے:

" وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾ " (سورہ انبیا 107)

اور ہم نے تمھیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے۔ (کنزالایمان)

اس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمت بل کہ رحمت عالمین فرمایا ہے۔ پہلی آیت کریمہ جو ہم نے نقل کی اس میں رحمت کے ملنے پر خوشی منانے کا حکم ہے۔ اب دیکھیے، فضل اور رحمت دونوں کا ایک ساتھ ذکر خدائے قدیر و جبار جل شانہ نے اپنے مقدس کلام میں اس طرح کیا ہے:

" وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۸۳﴾ " (سورہ نساء 83)

اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو ضرور تم شیطان کے پیچھے لگ جاتے (کنزالایمان)

درج بالا موخر الذکر آیت کریمہ کی تفسیر میں اکثر مفسرین کرام علیہم الرحمۃ نے یہی فرمایا ہے کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے مراد نبی کریم ﷺ کی ذاتِ مقدسہ ہے۔ اللہ رب العزت جل شانہٗ نے جب صاحبِ فضل و رحمت نبی کونین ﷺ کو اس دنیا میں مبعوث فرمایا تو یہاں پر کفر و شرک کا بازار گرم تھا، لوگ شیطان کی اتباع میں لگے ہوئے تھے۔ نبی کونین ﷺ نے دنیا بھر میں ایک انقلابِ عظیم برپا کیا اور اس زمین کو امن و امان اور اسلام و ایمان کا گہوارہ بنادیا۔ سسکتی بلکتی انسانیت کو تاریکی کے عمیق غاروں سے روشنی کے اوجِ ثریا تک پہنچادیا۔ تمام لوگوں کو شیطان کی پیروی سے بچاکر ایک معبودِ حقیقی کی بارگاہ میں جھکادیا۔ یہ بات یقیناً دنیائے انسانیت کے لیے اللہ تعالیٰ کا عظیم ترین

فضل اور اس کی رحمت عامہ ہے۔

متذکرہ بالا آیات میں پہلی آیت کریمہ سے یہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت پر خوشی منانا چاہیے جو کہ دنیا بھر کی دولت وثروت سے بدرجہا بہتر ہے۔ نیز دوسری اور تیسری آیت کریمہ سے یہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت نبی کونین ﷺ کی ذاتِ مبارکہ ہے۔ اللہ عزوجل کے پیارے محبوب نبی کریم ﷺ کی آمد دنیائے انسانیت کے لیے اللہ کا سب سے بڑا فضل اور رحمت ہے کہ آپ ﷺ کے صدقے ہی رب تبارک وتعالیٰ نے دنیا کی تخلیق فرمائی بل کہ اپنی ربوبیت کو بھی ظاہر فرمایا۔ لہٰذا اس سے یہ امر بھی مترشح ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی دو عیدیں یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ ولادتِ نبی کریم ﷺ کا صدقہ ہے کہ اگر آپ ﷺ تشریف نہ لاتے تو یہ تو مسلمانوں کو یہ عیدین تو کیا، توحید، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، غرض یہ کہ کچھ بھی نہ ملتا۔ اسی لیے اہلِ محبت کے نزدیک عید میلاد النبی ﷺ عید کائنات کہلاتی ہے۔

رہا معاملہ خوشی ومسرت کے اظہار کا تو ہر جائز و مستحسن اور مباح طریقے اس ضمن میں بروئے کار لائے جاسکتے ہیں۔ عید میلاد النبی ﷺ کے جشن کے لیے گھروں کو سجانا، برقی قمقموں سے چراغاں کرنا، سجاوٹ کرنا وغیرہ ہرگز فضول خرچی نہیں۔ خود اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ فضل ورحمت ملنے پر خوشی کریں کہ یہ مال ودولت سے بڑھ کر ہے۔ اب اگر کوئی یہ کہے کہ یہ سب فضول خرچی ہے تو گویا وہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت ملنے پر خوشی منانے والی متذکرہ بالا آیت کا انکار کر رہا ہے۔

یاد رہے کہ نبی کریم ﷺ کی ولادتِ طیبہ پر پوری کائنات اور تمام عالم نے خوشی ومسرت کا اظہار کیا تھا اگر اس دن کوئی ناخوش تھا اور جس کے چہرے پر رنج وغم طاری تھا تو وہ صرف ابلیس لعین ہی تھا۔ فیصلہ ہمارے ہاتھ میں ہے کہ ہمیں کس کی پیروی کرنا ہے؟

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ ہمیں اپنے پیارے نبی ﷺ کے سچے غلاموں میں قبول فرمائے اور ان کی پاکیزہ سنتوں پر عمل کرنے والا بنائے۔ نیز ہمیں جادۂ حق پر قائم ودائم رکھے (آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم)